اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کو بہت بابرکت اور بشاشت میں اضافہ کا موجب بنایا ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳؍جنوری ۱۹۷۵ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

پہلی بات تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور رحمت سے ہمارے جلسہ سالانہ کو بہت بابرکت بنایا اور اسے جماعتِ احمدیہ کی بشاشت میں زیادتی کا موجب بنایا اور ہمارے فکروں کو دُور کرنے کا ذریعہ بنایا اور آسمان سے بارش کے قطروں سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ رحمت کے آثار پیدا کئے اور اپنی بے شمار نعمتوں سے ہمیں نوازا۔ اس پر خدا کا جس قدر بھی شکر ادا کریں کم ہے۔ شکر ادا کرنا ضروری ہے کیونکہ اگر بندہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہ کرے ہر اُس رنگ میں جس میں شکر ادا کرنے کی ذمہ داری بندہ پر ڈالی گئی ہے تو پہلی نعمتوں سے زیادہ نعمتوں کے سامان پیدا نہیں ہوتے بلکہ پہلی نعمتوں کے ضیاع کے سامان پیدا ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ضیاع سے محفوظ رکھے اور مزید نعمتوں کے سامان پیدا کرے اور ان کے شکر کی ہمیں توفیق عطا کرے۔

ایک سال آیا اور گزر گیا ایک نئے سال میں ہم داخل ہو رہے ہیں۔ مومن کا قدم ہمیشہ آگے پڑتا ہے وہ نہ پیچھے کی طرف دیکھتا ہے اور نہ ایک جگہ پر ٹھہرتا ہے۔ پچھلا سال کچھ تلخیاں لے کر آیا مگر بہت سے فضلوں، رحمتوں اور اللہ تعالی کے پیار کے سامان بھی لے کر آیا۔ خدا تعالیٰ کی جو رحمتیں عالمگیر اور بین الاقوامی حیثیت کی تھیں اور بہت سے احمدیوں کی نظر سے

بھی اوجھل تھیں، پچھلا سال انہیں نمایاں کر کے ہمارے سامنے لے کر آیا۔ پچھلا سال صد سالہ جوبلی تحریک کا پہلا سال تھا۔ جماعت احمدیہ نے پہلی بار اشاعت اسلام کے بین الاقوامی منصوبوں کی ابتدا کی تھی۔ بعض ملکوں کو اکٹھا کر کے اُن میں تبلیغِ اسلام اور اشاعتِ قرآن کریم کے منصوبے بنائے گئے اور خدا تعالیٰ کی رحمتوں نے انہیں کامیاب بھی کیا۔ گویا اشاعت اسلام کے عالمگیر اور بین الاقوامی منصوبے کی ابتدا گزشتہ سال یعنی ۱۹۷۳ء کے جلسہ سالانہ پر ہوئی تھی جس کے نتیجہ میں ایک عالمگیر بین الاقوامی مخالفت کی بھی ابتدا ہوئی اور ہونی بھی چاہیئے تھی کیونکہ حاسدوں کا حسد ہمیں اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں پیار دیکھنے کے مواقع میسّر کرتا ہے۔

غرض صد سالہ جوبلی منصوبہ کی ابتدا ہو چکی ہے یہ اس منصوبہ کا دوسرا سال ہے۔ بالفاظ دیگر ایک اَور سال ہے ہماری اور جماعت احمدیہ کی زندگی کا جس میں ہم داخل ہو رہے ہیں۔ انفرادی حیثیت سے ہم میں سے ہر شخص بچہ، جوان اور بوڑھا، مرد اور عورت اپنے بڑھاپے کی طرف حرکت کر رہا ہے مگر جماعتی حیثیت سے ہم ہر سال اپنی جوانی کی طرف اور اپنی کامیابیوں کی طرف حرکت کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو ایک خاص مقصد کے لئے قائم کیا ہے۔ اس درخت کو ایک خاص قسم کے پھلوں کے لئے اور خاص قسم کی برکتوں کو بنی نوع انسان تک پہنچانے کے لئے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ ایک دن ایسا بھی آنے والا ہے کہ نوع انسانی سوائے استثنائی طور پر چند محروموں کے، اسلام کے اس درخت کے سایہ سے اور اس کے پھلوں سے فائدہ حاصل کرے گی لیکن آج کا زمانہ اس درخت کی نشوونما کا زمانہ ہے۔ کچھ خوش نصیب لوگ ہیں جو اس کی شاخوں پر بسیرا کرتے ہیں اور کچھ وہ ہیں کہ مستقبل ان کو خدا کے پیار کے نتیجہ میں اس طرف لے آئے گا اور وہ اس کی شاخوں پر بسیرا کریں گے۔ ایک دن نوعِ انسانی ساری کی ساری اِس درخت کی شاخوں پر بسیرا کر رہی ہوگی اور وہ منصوبہ جو آسمانوں پر بنایا گیا ہے اور جس کی بشارت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت محمدیہ کو دی تھی وہی منصوبہ کامیاب ہوگا اور دنیا اپنے پیدا کرنے والے ربّ کی معرفت حاصل کر چکی ہوگی اور اس کی رحمتوں سے حصہ لینے والی ہوگی۔ یہ ذمہ داری جماعتِ احمدیہ کے کندھوں پر ڈالی گئی ہے۔ ہم خدا تعالیٰ کے شکر گزار بھی ہیں اور اس کے شکر کے ترانے بھی پڑھنے والے ہیں اور اس کے

حضور عاجزانہ طور پر یہ دُعا بھی کرنے والے ہیں کہ:-

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ؕ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ

کہ اے خدا! جو قوّتیں اور استعدادیں انفرادی اور اجتماعی طور پر تو نے ہمیں دی ہیں ہم حتی المقدور کوشش کرتے ہیں کہ اُن سے فائدہ اُٹھائیں لیکن ہم یہ احساس رکھتے ہیں کہ جب تک مزید قوّتیں اور طاقتیں اجتماعی طور پر ہمیں نہیں ملیں گی، اشاعت اسلام کا وہ عالمگیر منصوبہ جو ہمارے سپرد ہوا ہے اس کو ہم کامیاب نہیں کر سکتے۔ اس لئے خدا تعالیٰ سے استعانت کرتے اور اس کی مدد و نصرت کے ہم ہر آن طالب ہیں اور عاجزانہ دُعاؤں میں اس نصرت کے حصول کے لئے لگے ہوئے ہیں اور یہ دُعا بھی کرتے ہیں کہ زندگی کے ہر مرحلہ میں اور اس اجتماعی جدوجہد کے ہر موڑ پر اللہ تعالیٰ ہماری رہنمائی کرنے والا ہو اور ہمیں راہِ ہدایت اور صراطِ مستقیم دکھانے والا ہو اور جماعت کو اجتماعی طور پر بھی صراطِ مستقیم پر قائم رکھے۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے خود ہمارا ہاتھ پکڑے اور ہمیں شاہراہِ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے لے جاتا چلا جائے۔

پس ہمارا ہر سال اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا سال، برکتوں کا سال اور رحمتوں کا سال ہوتا ہے بلکہ ہمارا ہر سال پہلے سے زیادہ برکتوں، پہلے سے زیادہ رحمتوں اور پہلے سے زیادہ فضلوں کا سال ہوتا ہے اس لئے اس نئے سال کو بھی ہم ان عاجزانہ دُعاؤں کے ساتھ شروع کرتے ہیں کہ کہیں ہماری کوئی کمزوری ان برکتوں کے حصول کے راستہ میں حائل نہ ہو جائے بلکہ جیسا کہ پہلے ہوتا چلا آیا ہے اسی طرح اب بھی یہ نیا سال پہلے سے زیادہ رحمتوں، برکتوں اور فضلوں کو لانے والا ہو۔

اور تیسری بات یہ ہے کہ دسمبر کے آخر یا جنوری کے شروع میں مَیں وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان کیا کرتا ہوں۔ ایک عرب شاعر نے کہا ہے ؎

عین الرضا عن کلّ عیب کلیلۃ کما انّ عین السخط تبدی المساویا

یہ شاعرانہ بیان ہے ایک حقیقت کا۔ شاعر کہتا ہے کہ انسان کو دُنیوی لحاظ سے دو قسم کی آنکھیں دی گئی ہیں۔ ایک وہ آنکھ ہے جو دُنیوی محبت اور پیار کی آنکھ ہے اور یہ آنکھ کوئی عیب نہیں دیکھتی یعنی جس آدمی سے پیار ہو اس میں کوئی عیب اور نقص نہیں دیکھتی۔ یہ اپنے محبوب کا

محاسبہ نہیں کرتی۔ ’’کلیلۃ‘‘ کا لفظ ’’کَلَّ‘‘ سے نکلا ہے جس کے معنے ہیں کہ چیز موجود تو ہے مگر آنکھ نے اُسے دیکھا نہیں۔ انسان کے ساتھ کمزوریاں لگی ہوئی ہیں لیکن پیار کی آنکھ ان کمزوریوں کو دیکھتی نہیں اور دوسری آنکھ ہے دشمنی اور غصے کی آنکھ اور یہ آنکھ عیب ہی عیب دیکھتی ہے کوئی خوبی نہیں دیکھتی۔ گویا ایک وہ آنکھ ہے جو خوبی ہی خوبی دیکھتی ہے اور کوئی عیب دیکھتی ہی نہیں اور دوسری وہ آنکھ ہے جو عیب ہی عیب دیکھتی ہے اور کوئی خوبی اُسے نظر نہیں آتی۔ یہ ہر دو آنکھیں حقیقت کی نگاہ نہیں، حقیقت کو دیکھنے والی نہیں۔ یہ دُنیا داروں کی نگاہیں ہیں یعنی ایک وہ نگاہ ہے جو عیب نہیں دیکھتی اور ’’محاسبہ‘‘ نہیں کرسکتی (اور ترقیات کے دروازے بند کر دیتی ہے) اور ایک وہ جو خوبی نہیں دیکھتی اور مایوس ہو جاتی ہے یا مایوس کر دیتی ہے۔

انسان کی ترقی کے لئے محاسبہ بڑا ضروری ہے۔ اس کے بغیر خدا تعالیٰ کے بندوں کا ہر قدم پہلے سے آگے بڑھ ہی نہیں سکتا۔ نیز زندگی کے مقاصد کے حصول کے لئے مایوسی سے بچنا بڑا ضروری ہے۔ جو شخص عیب ہی عیب دیکھتا ہے اور خوبی نہیں دیکھتا وہ ہلاک ہو گیا اور یہ نگاہ دو قسم کی ہوتی ہے، ایک اجتماعی زندگی پر نظر رکھنے والی اور دوسری اپنے نفس پر۔ ہر دو کے متعلق مَیں بات کر رہا ہوں۔

یہ ہر دو عیون، یہ ہر دو آنکھیں یا نگاہیں، ایک مومن کی نگاہ نہیں ہیں مومن کی جو نگاہ ہے وہ حق اور صداقت کو دیکھنے والی نگاہ ہے۔ یہ نگاہ جہاں انفرادی یا اجتماعی وجود میں بے شمار خوبیاں دیکھتی ہے وہاں اسی وجود میں جو غفلت یا خامی یا نقص ہوتا ہے اس پر بھی نگاہ ڈالتی ہے۔ اسی طرح یہ آنکھ جہاں ہزار ہا عیوب پاتی ہے وہاں خوبیوں کو نظر انداز نہیں کرتی اور ایسے لوگوں کی کوششوں اور دُعاؤں کے نتیجہ میں مایوسی کے سامان پیدا نہیں ہوتے۔

پس یہ جو حقیقت کو اور صداقت کو دیکھنے والی آنکھ ہوتی ہے جس کو ہم نُورِ ایمان کہتے ہیں یا جسے مومن کی فراست کہا جاتا ہے، یہ آنکھ جہاں ہزار ہا خوبیوں کو دیکھتی ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے قبول کیا اور جن پر رحمتوں کا نزول ہوا وہاں یہ آنکھ کمزوریوں کو بھی دیکھتی ہے اُن کا جائزہ لیتی اور ان کا محاسبہ بھی کرتی ہے اور مستقبل میں ان کو دُور کرنے کی طرف متوجہ ہوتی اور ہر آنے والی گھڑی کو پہلے سے بہتر بنانے کے سامان پیدا کرتی ہے۔ اسی طرح جب یہ آنکھ اپنے

نفس میں یا اجتماعی زندگی میں عیب دیکھتی ہے تو مایوسی پیدا نہیں کرتی بلکہ یہ اعلان کرتی ہے:۔

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ (الزمر: ۵۴)

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نا اُمید ہونے کی ضرورت نہیں۔تم دیکھتے نہیں کہ جہاں اتنے عیب اکٹھے ہو گئے ہیں وہاں یہ خوبیاں بھی تو پائی جاتی ہیں اس لئے نگاہِ مومنانہ یا مومنانہ فراست سے یہ کہا گیا ہے کہ وہ اُن کے لئے بھی دُعائیں کرے اور خدا تعالیٰ کی رحمتوں کے سامان مانگے جو اللہ تعالیٰ سے دُور چلے گئے ہیں۔ یہ مومنانہ فراست کی نگاہ نہ ترقیات کے دروازے بند دیکھتی ہے اور نہ مایوسی کے حالات پیدا کرتی ہے بلکہ یہ وہ نگاہ ہے جو خدا تعالیٰ کی رحمتوں کے حصول میں وسعت پیدا کرتی ہے لیکن وہ جو خوبیوں کے ساتھ عیبوں کو دیکھنے والی اور عیبوں کو دُور کرنے کے لئے کوشش کرنے والی ہے وہ آسمانوں سے نازل ہونے والے فضلوں میں رفعتیں بھی پیدا کرتی ہے کیونکہ وہ ایک جگہ کھڑی نہیں ہو جاتی اور یہ نہیں کہتی کہ جو کچھ حاصل ہونا تھا وہ سب کچھ حاصل ہو گیا۔ نیکی ہی نیکی ہے اور کوئی کمزوری نہیں۔ اگر کوئی کمزوری نہیں تو اس کا مطلب ہے اس سے زیادہ آگے ترقی نہیں ہوسکتی اگر کمزوری نظر آتی ہے اور اُسے دُور کرنے کی کوشش کی گئی ہے تبھی مزید ترقیات کا امکان ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے فضل ہر آن پہلے سے زیادہ نازل ہونے کا امکان ہے۔ پس یہ آنکھ محاسبہ کرتی ہے۔ یہ آنکھ محروم کی محرومیوں کو دُور کرنے کی کوشش ہے۔

انہی کوششوں میں ایک چھوٹا سا حصہ وقفِ جدید کا ہے۔ گذشتہ سال وقفِ جدید کے کام میں قریباً ۲۵ فیصد اضافہ ہوا ہے اور وہ بھی اتنے تلخی کے زمانہ میں جب کہ توجہ مرکز کی بھی اور جماعتوں کی بھی ایک حد تک بعض ایسے عارضی کاموں اور ضروریات کی طرف تھی جو بظاہر بڑی پریشان کرنے والی تھیں لیکن اللہ تعالیٰ کا فضل دیکھو کہ ان تمام باتوں کے باوجود ہماری اس چھوٹی سی کوشش میں بھی جس کا مَیں اس وقت ذکر کر رہا ہوں کم وبیش ۲۵ فیصد اضافہ ہوا۔ مَیں اس وقت جماعت احمدیہ کے مالی جہاد کی بات کر رہا ہوں یعنی جماعت احمدیہ کی طرف سے جو مالی قربانی اور ایثار پیش کیا جا رہا ہے۔ اس کے پیشِ نظر وقف جدید کی مالی قربانیوں کی بات کر رہا ہوں۔ پچھلے سال کے مقابلہ میں اس سال وقفِ جدید کے خرچ میں ۲۵ فیصد

اضافہ ہوا ہے لیکن ہم نے یہاں رُک تو نہیں جانا۔ ۲۵ فیصد اضافہ کی نسبت پچھلے سال کے مقابلہ میں ہے۔ یہ نسبت ہماری اصل ضرورت کا تو شاید ہزارواں حصہ بھی نہیں ہے بلکہ شاید لاکھواں حصہ بھی نہیں ہے۔

پس جہاں ہم خوش ہیں کہ جماعت احمدیہ نے اس قسم کے حالات میں بھی اپنے کام کے ایک حصہ کو ۲۵ فیصد آگے بڑھانے کی توفیق پائی وہاں ہم یہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ اس سے ہم راضی نہیں۔ ہماری نگاہ مومنانہ راضی نہیں۔ ہماری فراست راضی نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے سمندر موجزن ہیں۔ ہم اُن میں سے اپنی کوششوں اور دعاؤں کے نتیجہ میں حصہ پاتے ہیں مگر اس میں بہت زیادہ حصہ ہمارے لئے قابلِ حصول ہے جس کے لئے ہمیں اپنی کوششوں کو بڑھانا ہے۔ اس لئے جہاں آج مَیں وقف جدید انجمن احمدیہ کے نئے سال کا اعلان کرتا ہوں وہاں مَیں جماعت احمدیہ کو اس طرف بھی متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ اپنی تدبیر کو اور تیز کرو اور اپنی دعاؤں کو اور زیادہ بڑھاؤ۔

تضرّع اور عاجزی پیدا کرو اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی رحمتوں کو پہلے سے زیادہ حاصل کرو تا کہ ہمیں وہ مقصد حاصل ہو جائے جس کے لئے ہمیں پیدا کیا گیا ہے ہماری دائیں طرف سے بھی ہمارے کانوں میں غیر اللہ کی آواز پڑتی ہے اور ہماری بائیں طرف سے بھی ہمارے کانوں میں غیر اللہ کی آواز پڑتی ہے لیکن ہمیں حکم یہ ہے کہ نہ تم دائیں طرف سے آنے والی آوازوں کی طرف متوجہ ہو کر اپنے اوقات اور کوششوں کو ضائع کرو اور نہ اپنی بائیں طرف سے آنے والی آوازوں کی طرف متوجہ ہو کر اپنی کوششوں اور تدبیروں کو ضائع کرو بلکہ خدا تعالیٰ نے تمہیں ایک سیدھی راہ بتائی ہے۔ شاہراہ غلبۂ اسلام کی تمہیں معرفت عطا کی ہے اور تمہیں اس پر کھڑا کیا ہے اور تمہیں اپنے فضل سے اُس پر چلایا ہے تم سیدھے اس شاہراہِ اسلام پر چلتے چلے جاؤ نہ دائیں طرف جھکو اور نہ بائیں طرف بھٹکو بلکہ سیدھے چلتے چلے جاؤ اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو حاصل کرتے چلے جاؤ۔

اس نئے سال میں بھی ہماری یہ انتہائی کوشش ہونی چاہیئے کہ ہم شاہراہِ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔ حالات خواہ کچھ بھی ہوں وہ ہمارے راستے میں روک نہیں

بنتے نہ وہ ہماری رفتار کو سُست کرتے ہیں بلکہ جیسا کہ پہلے ہوتا چلا آیا ہے وہ ہماری رفتار کو اَور تیز کرتے ہیں۔ خدا کرے کہ یہ آنے والا سال نہ صرف وقفِ جدید کی اس کوشش میں بلکہ جماعتِ احمدیہ کی ہر کوشش میں پہلے سے زیادہ برکت بخشے اور ہمارا ہر قدم پہلے سے زیادہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو جذب کرنے والا ہو اور پہلے سے زیادہ اسلام کی ترقی کے سامان پیدا کرنے والا ہو۔ (آمین)

کھانسی پھر شروع ہوگئی ہے۔ دوست دعا کریں اللہ تعالیٰ بیماری سے محفوظ رکھے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۱۷؍جنوری ۱۹۷۵ء صفحہ ۲ تا ۴)